بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے متعلق ۵ آیات قرآنی اور ۴۰ احادیث پر

مشتمل کتاب

اسماع اربعین

فی

شفاعة سید المحبوبین

شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا **احمد رضا خان** فاضل بریلوی قدس سرہ

ناشر

مجلس رضا (رجسٹرڈ) واہ کینٹ

سلسلہ مطبوعات ۱۸

مجلس رضا (رجسٹرڈ) واہ کینٹ

نام کتاب: شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
(اسماع اربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین)

مصنف: امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

عرضِ ناشر: محمد یٰسین (فاضل عربی) بانی و صدر مجلس رضا واہ کینٹ۔

کتابت: ابو البلال

تعداد: چھ ہزار

پریس: سرفراز طاہر پرنٹرز راولپنڈی

تاریخ اشاعت: ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ، ستمبر ۱۹۸۴ء

ہدیہ: دعائے خیر برائے اراکین و معاونین مجلس رضا واہ کینٹ

نوٹ

بیرونی حضرات ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں

عرض ناشر

قارئین وارکین حضرات ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

اس سے قبل مجلس ہذا نے کنزالایمان کا ساتواں پارہ شائع کیا تھا۔ امید ہے کہ تمام حضرات نے اس سے استفادہ کر لیا ہوگا۔ آٹھویں پارے کی اشاعت کی طرف عمل تیزی سے جاری ہے ۔ امید ہے کہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اس وقت مجلس ہذا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف شفاعتِ مصطفےٰ (اسماع اربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین) کو زیورِ طبع سے آراستہ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہے ۔

اس کتاب کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ یہ کتاب اس پُرفتن دور کی تالیف ہے، جس وقت شفاعتِ رسول سے منہ موڑا جا رہا تھا۔ اور فاضل بریلوی نے اس کتاب کی صورت میں اس عقیدہٴ باطلہ و فاسدہ کا رد کیا تھا۔

آپ کو جہاں اللہ تعالیٰ نے فقید نابغہ روزگار شخصیت بنایا تھا، وہاں آپ کو سیاسی بصیرت بھی قابلِ تحسین عطا فرمائی تھی۔ آپ استفتاء کا جواب جہاں عالمانہ اور محققانہ شان سے فرماتے تھے، وہیں خدا داد بصیرت سے مستقبل میں اس کے اثرات کا قبل از وقت جائزہ لے لیتے تھے ۔ یہ آپ کی غایت درجہ احتیاط کا نتیجہ تھا۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قادری قدس سرہ العزیز کے علم و فضل

کے مداحین کی اس رائے سے راقم السطور اتفاق کرتا ہے کہ آپ تلمیذ الرحمٰن تھے۔
آپ کے علوم وفنون کسبی کے بجائے وہبی ہیں۔ چودہ سال کی کم سنی میں مسندِ استاد پر جلوہ افروز ہونا، اللہ تعالیٰ خصوصی فضل وکرم کے بغیر ممکن نہیں۔ اس عمر میں علم وفضل کے اکثر درخشندہ ستارے مبادیات کی بھول بھلیوں میں تلاش منزل میں مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ اللہ رب العزت کے اس خصوصی انعام کی وجہ سے آپ کی ذات میں حبّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ہے۔ آپ نے نزدیک دوستی اور دشمنی کا معیار عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ایک سچّے محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ ابریشم کی طرح نرم اور گستاخ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فولاد کی طرح سخت۔ گستاخ مصطفٰے کی خبر لیتے ہوئے جس زورِ بیان کا ثبوت آپ دیتے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ جس کا اظہار آپ کی تصانیف سے ہوتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ اطاعتِ خدا اور محبّت رسول کا پیکر تھے۔

★ آخر میں تمام قارئین کرام کو مجلس ہذا کی رُکنیت اختیار کرنے کی پُرخلوص دعوت دیتا ہوں۔ رُکنیت فارم درج ذیل پتہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

منجانب

محمد یٰسین عفی عنہ

بانی وصدر مجلس رضا (رجسٹرڈ) واہ کینٹ

33، 23G۔ واہ کینٹ

مورّخہ:۔
ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ
ستمبر ۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفسار

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے۔ بیان فرمائیں، اجر پائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب۔ الحمد للہ البصیر السمیع والصلوٰۃ والسلام علی البشیر الشفیع وعلی آلہ وصحبہ کل مسار ومطیع۔

سبحان اللہ! ایسے سوال سُن کر کتنا تعجب ہوتا ہے کہ مسلمان و مدعی سُنیت اور ایسے واضح عقائد میں شک وشبہ کی آفت۔ یہ بھی قربِ قیامت کی علامت ہے۔ احادیث شفاعت ایسی نہیں کہ کسی طرح چھُپ سکیں۔

بیسیوں صحابہ سینکڑوں تابعین، ہزاروں محدثین ان کے راوی ہیں۔ احادیث کی ہر قسم کی کتابیں مثلاً صحاح، سنن، مسانید، معاجیم، جوامع مصنفات احادیث شفاعت سے مالا مال۔ اہل سُنت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان واطفال، بلکہ دیہقانی جُہال بھی اس عقیدے سے آگاہ ہیں۔ خدا کا دیدار محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زبان پر جاری ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تفصیلات کے لئے فقیر کا رسالہ "سمع وطاعۃ لاحادیث الشفاعۃ" دیکھئے، جس میں بکثرت احادیث شفاعت کی جمع وتلخیص کی گئی ہے۔ یہاں صرف چالیس احادیث اور چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ — قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ — محمود میں بھیجے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ مقام محمود کیا چیز ہے، فرمایا "ھُوَ الشَّفَاعَۃُ"، وہ شفاعت ہے۔

(۲) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ — عنقریب تیرا رب تجھے اتنا دے گا
فَتَرْضٰی۔ — کہ تو راضی ہو جائے گا۔

دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اُتری تو حضور شفیع اُمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذن لا ارضٰی وواحد من امتی فی النّار۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہا۔ طبرانی معجم اوسط اور بزاز مسند میں حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمّد فاقول ای رب رضیت" میں اپنی اُمّت کے لئے شفاعت کرونگا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا۔ اے محمد! تو راضی ہوا۔ میں عرض کروں گا۔ اے میرے رب! میں راضی ہوا۔

(۳) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَ — اے حبیب! مسلمان مردوں اور مسلمان
لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ — عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ۔

خود رب رحیم وکریم ہم گناہگاروں کی شفاعت کے لئے اپنے محبوب کو حکم دے رہا ہے۔

(۴) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے پاس حاضر ہوں پھر خدا سے استغفار کریں۔ اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بیشک اللہ تعالےٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس آیت میں گناہ گار مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہمارے محبوب کی سرکار میں حاضر ہو کر درخواست شفاعت کرو محبوب تمہاری شفاعت کرے گا۔ تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

(۵) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ ۔

جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔

اس آیت میں منافقوں کی بدبختی کا ذکر ہے کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے۔ پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔ اور جو کل نہ پائیں گے، وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا و آخرت میں اُن کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین ۝

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج اُن سے التجا نہ کرے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

احادیث

احادیث شفاعت کبریٰ میں ہے کہ عرصاتِ محشر میں وہ طویل دن ہوگا، کہ کاٹے نہ کٹے۔ سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک۔ اُس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کی جائے گی۔ اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لاکر رکھی جائے گی۔ پیاس کی شدّت وہ کہ خدا نہ دکھائے۔ گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے۔ بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہوکر اوپر چڑھے گا۔ اتنا کہ جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں۔ اس میں غوطے کھائیں گے۔ گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے۔ لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے۔ آدم و نوح، خلیل و کلیم و مسیح علیہم السلام کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سُنیں گے۔ سب انبیاء فرمائیں گے، ہمارا یہ مرتبہ نہیں۔ ہم اس لائق نہیں۔ ہم سے یہ کام نہ ہوگا۔ نفسی نفسی۔ تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ سب کے سب حضور پُرنور خاتم النبیین سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آپ اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا فرمائیں گے۔ یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے۔ میں ہوں شفاعت کے لئے۔ پھر اپنے رب کریم جلّ جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے۔ اُن کا رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ۔	اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ۔ اور عرض کرو تمہاری بات سُنی جائے گی۔ اور مانگو کہ عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری

شفاعت قبول ہے۔

یہی مقام محمود ہوگا، جہاں تمام اوّلین و آخرین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور خدا کی حمد و ثنار کا غُل پڑجائے گا۔ اور موافق و مخالف سب کھل جائے گا۔ بارگاہِ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے، کسی کی نہیں۔ اور رب العزت کے یہاں جو عظمت ہمارے نبی کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں۔ اسی لئے اللہ پاک اپنی حکمت کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیار کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصب شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے۔ دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے۔

یہ حدیثیں صحیح بخاری و صحیح مسلم اور حدیث کی تمام کتابوں میں مذکور اور اہل اسلام میں معروف و مشہور ہیں۔ ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں۔ شک کرنے والا اگر دو حرف بھی پڑھا ہو تو مشکوٰۃ شریف کا اردو ترجمہ منگا کر دیکھ لے۔ یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سُنا دے۔ ان مشہور حدیثوں کے سوا ایک اربعین یعنی چالیس حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوش عوام تک کم پہنچی ہوں جن سے مسلمان کا ایمان ترقی پائے۔ منکر کا دل آتشِ غیظ میں جل جائے بالخصوص ان احادیث سے اس ناپاک تحریف کا رد ہو جو بعض بد دینوں، خدا نا ترسوں، نا حق کوشوں باطل کیشوں نے معنی شفاعت میں کی۔ اور انکارِ شفاعت کے چہرۂ نجس چھپانے کے لئے ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دِل سے گھڑی۔ ان حدیثوں سے واضح ہوگا کہ ہمارے آقائے اعظم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے لئے متعین ہیں۔ انہی کی سرکار سرکار بے کس پناہ ہے۔ انہی کے در سے بے یاروں کا نباہ ہے۔ تہ جس

ایک بدمذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنا دے گا۔ یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا اور رسول نے شفیع کا پیارا نام بتا دیا۔ اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ یہ بات گول رکھی، جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے۔ جس کو وہ چاہے ہمارے لئے شفیع بنا دے۔ یہ حدیثیں مژدۂ جانفزا دیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لئے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہوگیا ہو۔ اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پشیمان و ترساں و لرزاں ہے۔ جس طرح ایک کور باطن کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہوگئی، مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں۔ اور چوری کو اسے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا۔ مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا۔ سو اس پر شرمندہ ہے۔ اور رات دن روتا ہے۔ نہیں نہیں۔ ان کے رب کی قسم! جس نے انہیں شفیع المذنبین بنایا۔ ان کی شفاعت، ہم جیسے روسیاہوں پُر گناہوں، سیہ کاروں ستم گاروں کے لئے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے۔ جن کے نام سے گناہ بھی ننگ و عار رکھتا ہے۔

ع ترسم آلودہ شود دامنِ عصیاں ازمَن

وحسبنا اللہ تعالیٰ ونعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام علی الشفیع الجمیل وعلیٰ اٰلہ وصحبہ بالوف التبجیل والحمد للہ رب العٰلمین

حدیث نمبر ۱، ۲، ۴۔ امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

خیرت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم و اکفی اترونها للمومنین المتقین لا ولکنها للمذنبین الخطائین۔	"اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی اُمّت جنّت میں جائے۔ میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے۔ نہیں بلکہ وہ ان گناہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت کار ہیں۔

حدیث نمبر ۳:۔ ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع عاصیاں صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

شفاعتی للھالکین من اُمتّی	میری شفاعت میرے اُن امتیوں کیلئے ہے جن کو گناہوں نے ہلاک کر ڈالا

ع حق ہے اے شفیع میرے میں قربان تیرے

حدیث نمبر ۴ تا ۸:۔ ابوداؤد، ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادہ تصحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی و ابن ماجہ ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبد اللہ طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور خطیب بغدادی حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

شفاعتی لاھل الکبائر	میری شفاعت میری اُمّت میں

من امتی　　ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

حدیث نمبر ۹:۔ ابوبکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

شفاعتی لاھل الذنوب　　میری شفاعت میرے گنہ گار
من امّتی　　امتیوں کے لئے ہے۔

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وان زنی وان سرق۔ اگرچہ زانی ہو۔ اگرچہ چور ہو۔ فرمایا! وان زنی وان سرق علی زعم خلف ابی الدرداء۔ اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو بخلاف خواہش ابو درداء کے۔

حدیث نمبر ۱۰، ۱۱:۔ طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

انی لاشفع یوم القیامۃ　　رُوئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے
لاکثر مما علی وجہ الارض　　ہیں، ہیں قیامت کے دن ان سب سے
من شجر و حجر و مدر۔　　زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤنگا

حدیث نمبر ۱۲:۔ بخاری مسلم حاکم بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

شفاعتی لمن شھد ان　　میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے
لا الٰہ الا اللہ مخلصا　　ہے، جو سچے دل سے کلمہ پڑھے
یصدق لسانہ قلبہ　　کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہے۔

حدیث نمبر۱۳:۔ احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

انها اوسع لهم هي لمن	شفاعت میں امت کے لئے زیادہ
مات ولا يشرك بالله	وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کیلئے
شيئاً	ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

حدیث نمبر۱۴:۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اٰتی جهنم فاضرب مابها	میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف
فيفتح لي فادخلها فاحمد الله	لے جاؤں گا۔ وہاں خدا کی تعریفیں
محامد ماحمده احد قبلی	کرونگا ایسی کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں
مثله ولا يحمده احد بعدی	نہ میرے بعد کوئی کرے۔ پھر دوزخ سے
مثله ثم اخرج منها من قال	ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص
لا اله الا الله مخلصاً۔	دل سے لا الہ الا اللہ کہا۔

حدیث نمبر۱۵:۔ حاکم بافادہ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

يوضع للانبياء منابر من ذهب	انبیاء کیلئے سونے کے منبر بچھائے جائیں
يجلسون ويبقى منبری و	گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی
ولم اجلس لا ازال اقيم خشية	رہے گا کہ میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے

ان ادخل الجنۃ ویبقٰی امتی بعدی فاقول یارب امتی امتی فیقول اللہ یا محمد وما ترید ان اصنع بامتک فاقول یارب عجل حسابھم فما ازال اشفع حتی اعطی الذین قد بعث بھم الی النار وحتی ان مالکا خازن النار فیقول یا محمد ما ترکت بغضب ربک فی امتک من بقیۃ۔
(صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

رب کے حضور سروقد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنّت میں بھیج دے اور میری اُمّت میرے بعد رہ جائے۔ پھر عرض کروں گا اے رب میری اُمّت میری اُمّت اللہ تعالٰی فرمائے گا، اے محمّد تیری کیا مرضی ہے۔ میں تیری اُمّت کے ساتھ کیا کروں عرض کرونگا اے رب میرے ان کا حساب جلد فرمادے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چھٹیاں ملیں گی جنھیں دوزخ بھیج چکے تھے۔ یہانتک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمّد آپنے اپنی اُمّت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

حدیث نمبر ۱۶ تا ۲۱:- بخاری ومسلم ونسائی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار طبرانی وبیہقی وابو نعیم حضرت اللہ ابن عباس اور احمد بسند حسن وبزار بسند جیّد دارمی وابن شیبہ وابو یعلی وابو نعیم وبیہقی حضرت ابو ذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابو سعید خدری اور کبیر میں حضر سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن شیبہ وطبرانی حضرت موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی سے راوی، حضورِ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعت
خاص مجھی کو ملی۔ میرے سوا کسی نبی
کو یہ منصب نہ ملا۔

حدیث نمبر ۲۲، ۲۳۔ ابن عباس و ابو سعید و ابو موسیٰ سے۔ انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم سے انس اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"انبیاء کرام علیہم السلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہیں، مگر ایک دعا۔ انہیں خاص جناب باری تعالیٰ سے ملتی ہے۔ جو کہ جو چاہو، مانگ لو۔ بے شک دیا جائے گا۔ تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ تک سب اپنی اپنی دعا دُنیا میں کر چکے۔ اور میں نے آخرت کے لئے اُٹھا رکھی۔ وہ میری شفاعت ہے میری اُمت کیلئے قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری اُمت کے لئے رکھا ہے، جو ایمان پر دُنیا سے اُٹھی"۔ اللھم ارزقنا بجاھہ عندك، اٰمین

اللہ اکبر! اے گنہگارانِ اُمت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ کمال رافت و رحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی عزّ و جلّ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو، عطا ہوگا۔ حضور نے ان میں سے کوئی سوال اپنی ذاتِ پاک کے لئے نہ رکھا۔ سب ہی تمہارے کام میں صرف فرما دیئے دو سوال دنیا میں کئے۔ وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اُٹھا رکھا وہ تمہاری اُس عظیم حاجت کے واسطے۔ جب اس مہربان مولیٰ رؤف و رحیم

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا بگڑی بنانے والا نہ ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رءوف رحیم۔ واللہ العظیم قسم ہے اس کی جس نے انھیں مہربان کیا کہ ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ الٰہی! تو ہمارا عجز وضعف اور ان کے حقوق عظیمہ کی عظمت جانتا ہے۔ اے قادر اے واجد اے ماجد ہماری طرف سے ان پر اور ان کی آل پر وہ برکت والی درودیں نازل فرما۔ جو ان کے حقوق کو وافی ہوں اور اُن کی رحمتوں کو مکافی۔ اللھم صلی وسلم وبارك علیه وعلیٰ اٰله وصحبه قدر راٰفته ورحمته بامته وقدر راٰفتك ورحمتك به اٰمین اٰمین الٰه الحق اٰمین

سُبحان اللہ! اُمتیوں نے اُن کی رحمتوں کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضلیت میں تشکیکیں نکالتا ہے کوئی اُن کی شفاعت میں شبہ ڈالتا ہے کوئی ان کی تعریف اپنی سی جانتا ہے، کوئی اُن کی تعظیم پر بگڑ کر کراتا ہے۔

افعال محبّت کا بدعت نام ——— اجلال وادب پر شرک کے احکام

انا للہ وانا الیہ راجعون

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حدیث نمبر ۲۴:۔ صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے۔ میں نے دو بار تو دُنیا میں عرض کر لی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی۔ الٰہی میری امّت کی مغفرت فرما۔ الٰہی میری امّت کی مغفرت فرما۔ واخرت الثالثة فیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم۔ اور تیسری عرض اس دن کے لئے اُٹھا، جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی۔ یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔

حدیث نمبر ۲۵:۔ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی، تو نے انبیاء کرام علیہم السّلام کو یہ یہ فضائل بخشے۔

رب عزّ وجل نے فرمایا:۔

اعطیتک خیرا من ذلک	میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب
(الی قولہ) خبأت شفاعتک	سے بہتر ہے میں نے تیرے لئے شفاعت
ولم اخبأھا للنبی غیرک۔	چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

حدیث نمبر ۲۶:۔ ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی شیبہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

واذا کان یوم القیمة کنت	اور جب قیامت کے دن میں انبیاء

امام النبیین وخطیبهم وصاحب شفاعتهم غیر فخر۔

کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔ یہ فخر سے نہیں فرماتا۔

حدیث نمبر ۲۷ تا ۴۰:۔ ابن منیع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راوی حضرت شفیع اُمّت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

شفاعتی یوم القیامة حق، من لم یؤمن بها لم یکن اهلها۔

میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا، اُس کے قابل نہ ہوگا۔ (یعنی وہ شفاعت سے محروم رہے گا۔)

منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے۔ اور اپنی جان پر رحم کر شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

اللهم انك تعلم انك هديت فامنا بشفاعة محمد صلی الله تعالی علیه وسلم فاجعلنا من اهلها فی الدنیا والاٰخرة واهل التقوی واهل المغفرة و اجعل اشرف صلوتك واعلی برکاتك واذکی تحیاتك علی هذا الحبیب المجتبٰی والشفیع المرتجٰی وعلی اٰله وصحبه دائما ابدا اٰمین اٰمین یا ارحم الراحمین والحمد لله رب العلمین۔
